سوال

نبی پاکؐ بحیثیت پیغمبرِ امن بیان کریں۔

جواب

نبی پاکؐ بحیثیت پیغمبرِ امن:-

اسلام امن کا دین ہے اسلئے پیغمبرِ اسلام بھی پیغمبرِ امن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی پاکؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور آپؐ نے اپنی بہترین تعلیمات کے ذریعے دنیا میں امن کا پرچار کیا۔ امن کا لفظ اپنے اندر وسیع معنی رکھتا ہے۔ انفرادی طور پر امن سے مراد ایسا طرزِ زندگی ہے جو کہ تشدد سے خالی ہو اور اس میں ادب اور عمدہ نیک نیت شامل ہو۔ جبکہ مجموعی طور پر امن سے مراد تحفظ، بہتری، آزادی، دفاع اور فلاح شامل ہیں۔ اسلام کا مطلب ہی چونکہ سلامتی اور امن ہے اسلئے اس کا موضوع ہی امن و سلامتی کو یقینی بنانا ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ: اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے
(21:107)

علامہ اقبال اپنی کتاب Reconstruction of Religious Thought میں بیان کرتے ہیں: جہاں میں پیغامِ محمدؐ صرف ایک مذہب نہیں بلکہ امنِ عالم کی ضمانت ہے۔

مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب "سیرت النبیؐ" میں لکھتے ہیں
رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں مختلف مذاہب و اقوام کو
ایک لڑی میں پرو دیا۔ یہ وہ معاہدہ (میثاق مدینہ) تھا جو
آج کی جمہوریت اور پرامن بقائے باہمی کی اصل بنیاد ہے۔

نبی پاکؐ نے نہ صرف اپنی انفرادی زندگی (روز
مرہ کے ذاتی معاملات) میں بلکہ اجتماعی زندگی (سیاسی
جنگی معاملات، سماجی زندگی، مذہبی اور کاروباری معاملات)
میں بھی امن و سلامتی کو اولین ترجیح دی ہے۔ نبی پاکؐ
کی آمد سے قبل عرب زمانہ جاہلیت میں زندگی گزار
رہے تھے مگر نبی پاکؐ کی زندگی اور ان کی تعلیمات نے
زمانہ عرب میں بسنے والوں کی سوچ کی سمت تبدیل
کر دی اور معاشرے کی از سر نو تعمیر کو یقینی بنایا اور
نتیجتاً یہ معاشرہ ایک پرامن معاشرہ بنا۔

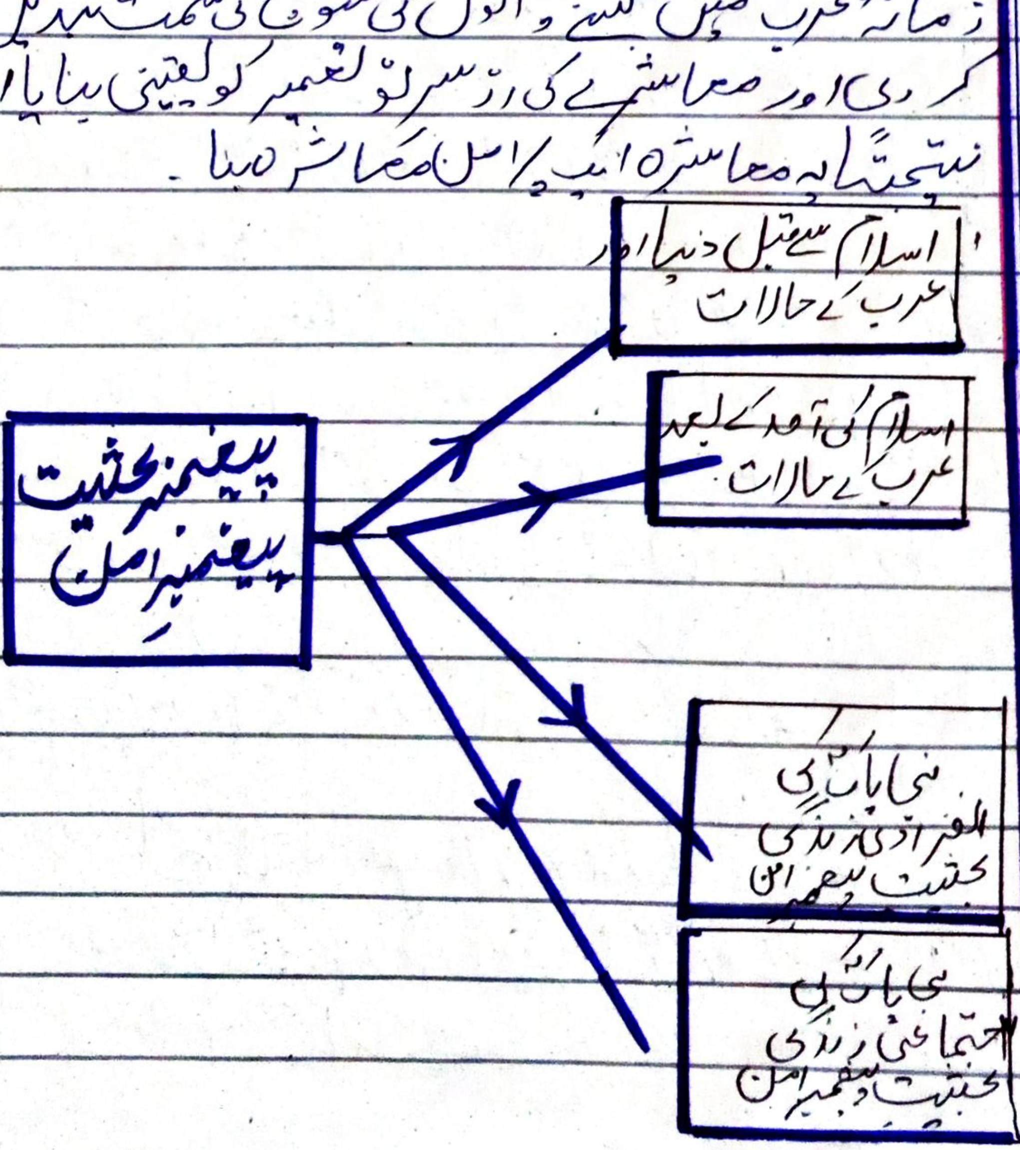

نبی پاک ﷺ کی اجتماعی زندگی بحیثیت پیغمبر امن

سماجی اور خاندانی اصلاح اور معاشرتی امن

- عفو و درگزر کا درس
- حسن خلق کے اعلامات
- انسانی اخوت
- حقوق العباد کا فروغ
- تنگ نظری کی مخالفت
- سلام کہنے کی تعلیم
- ہتھیار کے اشارے کی ممانعت
- ڈرانے اور خوفزدہ کرنے کی ممانعت

سیاسی معاملات اور امن کا فروغ

- صلح حدیبیہ
- میثاق مدینہ
- فتح مکہ
- خطبہ حجۃ الوداع
- حجر اسود کا معاملہ

جنگی اصول و مقاصد اور امن کا فروغ

- غزوات نبوی ﷺ اور نقضِ امن کا شبہ
- پرامن جنگی اصول
- جہاد

مذہبی معاملات ذریعہ امن

- پرامن تبلیغ
- دیگر مذاہب کی تصدیق
- غیر مسلموں کے ساتھ رویہ

معاشی معاملات ذریعہ امن

- دولت کی گردش
- تجارت کے اصول
- ممنوعات

اسلام سے قبل عرب اور دنیا کے حالات :-

اسلام سے قبل عرب کے حالات تشویشناک تھے۔ قبائلی تعصب و تعصب پر سالوں سے لڑتے آرہے تھے۔ انسان کی کوئی عزت و مقام و مرتبہ محفوظ نہ تھا۔ سب ظالم بن چکے تھے۔ انسانوں، جانوروں اور غرض ہر مخلوق کے ساتھ ظلم عام تھا۔ انسان اپنی اصل سے اور مقصد حیات سے واقف نہ تھے۔ بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ غرض پورا معاشرہ جہالت میں ڈوب چکا تھا۔

پیغمبر مصطفیٰ ﷺ کی آمد اور پورے عرب کے حالات :-

آپ ﷺ کی آمد سے عرب معاشرے کے نظریات بدل گئے آپ ﷺ امن و سلامتی کے علمبردار بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اپنی مکی زندگی کے تیرہ سال اس معاشرے کی افراد سازی پر صرف کیے اور معاشرے میں موجود نقائص پر خوب نظر ثانی فرمائی آپ ﷺ چونکہ رحمت العالمین بن کر تشریف لائے تھے۔ اسلئے آپ ﷺ کی آمد مبارک سے ہی معاشرہ کی تعمیر مکمل ہوتی چلی گئی۔

حضرت محمد ﷺ کی انفرادی زندگی بحیثیت پیغمبر امن :-

حضرت محمد ﷺ اپنی ذاتی زندگی میں بھی امن کی مثال تھے آپ ﷺ کا انداز گفتگو، نرم لہجہ، صبر اور برداشت رکھنے والے اور تحمل مزاجی طبیعت کا خاصہ تھی۔

غرض یہ معاملات زندگی میں آپ اخلاق کے اعلیٰ درجات پر فائز تھے۔ آپ کا فرمان مبارک ہے کہ:

ترجمہ:
طاقتور وہ نہیں جو کشتی میں غالب آجائے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

آپ کی شخصیت میں اعلیٰ پایہ خصوصیات تھیں اور نہایت عمدہ تفکر اور دانی شخصیت کے مالک تھے۔

نبی پاک کی اجتماعی زندگی بحیثیت پیغمبرِ امن:

آپ نے ہر شعبہ زندگی کے معاملات کو نہایت پر وقار انداز میں بسر کرنے کی نہ صرف تبلیغ کی بلکہ خود بھی ان پر عمل درآمد کر کے عملی نمونہ بھی پیش کیا۔ آپ نے سماجی زندگی، سیاسی معاملات، جنگی معاملات، مذہبی مسائل اور معاشی معاملات غرض ہر شعبے میں تمام انسانیت کے لیے پرامن اصول کو اپنانے پر غور فرمایا۔

سماجی اور خاندانی اصلاح اور معاشرتی امن:

آپ نے نظامِ خاندانی اور سماجی معاملات میں مکمل رہنمائی کی کہ کس طرح سے امن کا حصول ممکن ہے۔ معاشرے میں اگر لوگ باہمی کشمکش کے حالات سے دوچار رہیں تو امن ممکن نہیں۔ لہٰذا آپ نے خود گھر پر غور فرمایا۔

سماجی قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:۔ درگزر کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے الگ رہو
(سورہ الاعراف ۱۹۹)

حضرت محمد ایثار و تعاون اور خدمت خلق کے
بھی خواہاں تھے۔ کیونکہ اسکے بغیر امن و سکون ممکن نہیں ہے
حدیث پاک میں آتا ہے۔
ترجمہ:۔
ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اللہ کو مخلوقات میں سب
سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اسکے کنبے سے بھلائی کرتا ہے۔
آپ نے ایک مہذب معاشرے کی تشکیل کیلئے
اخوت و بھائی چارے کو بھی لازمی قرار دیا۔ اور ہر مسلمان
کو دوسرے مسلمان کیلئے برابر قرار دیا اور بھائی بھائی بن کر
رہنے کی ترغیب دی۔ قرآن کریم میں فرمان ہوتا ہے۔

ترجمہ: بیشک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں
(سورہ الحجرات ۱۹۹)

معاشرے میں تنگ نظری بے شمار مسائل جیسے فساد
لڑائیاں، جھگڑوں اور معاشرتی درجہ بندی کو فروغ
دیتی ہے اسلئے نبی پاک نے خود ریاست کے سربراہ کی
حیثیت سے بین الاقوامی سطح پر تنگ نظری کے خاتمے کے
اقدامات کیے اور راستے میں آنے والے ہزاروں مصائب کے
باوجود امن و آشتی سے بھرپور معاشرہ تشکیل دیا۔
نبی پاک نے سلام کو بھی عام کرنے کی ترغیب دی ہے
حدیث مبارکہ ترجمہ: آپس میں سلام کو عام کرو۔

سیاسی معاملات اور امن کا فروغ:

معاملات سیاست میں بھی نبی پاک ﷺ نے بہترین حکمت عملی اپنا کر امن و سلامتی کو فروغ دیا ہے

صلح حدیبیہ:

آپ ﷺ نے امن کو جنگ پر ترجیح دی یہ معاہدہ بظاہر مسلمانوں کے لیے نقصان دہ لگ رہا تھا مگر امن کے لیے اہم ثابت ہوا۔

میثاق مدینہ:

یہ پہلا تحریری قانون تھا جس میں تمام مذاہب کو برابری کے حقوق اور پرامن بقائے باہمی کی ضمانت دی گئی۔

فتح مکہ:

دشمنوں کے ساتھ پرانی مخالفت رہنے کے باوجود فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے ان کے لیے عام معافی کا اعلان فرمایا

یہ تاریخ کی سب سے بڑی مثال ہے جہاں بدلے پر امن کو ترجیح دی گئی۔

حجر اسود کا معاملہ:

آپ ﷺ نے حجر اسود کے معاملے میں سیاسی حکمت عملی اپنا کر امن کے فروغ کا کام کیا۔

خطبہ حجۃ الوداع:

آپ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تمام اہم موضوعات کو بیان کیا جن کے باعث بعد میں امن و امان کی صورتحال خراب ہو سکتی تھی

جنگی اصول و مقاصد اور امن کا فروغ:-

آپ ﷺ نے جنگ کے معاملات میں بھی نہایت بہترین اور امن حکمت عملی اپنائی۔ آپ ﷺ نے کم سے کم جانی نقصان، جنگی قیدیوں سے حسن سلوک اور مقصد جنگ محض دہشتگردی کا خاتمہ رکھا۔ دین اسلام کے جنگی اصولوں میں بچوں، خواتین اور غیر مسلح افراد پر حملہ نہ کرنا، سبز کھیتوں اور پانی کے ذخائر پر حملہ نہ کرنا اور مذہبی عبادت گاہوں کی عزت و حرمت کو برقرار رکھنا شامل ہے۔ یہ تمام تر خصوصیات جنگوں کو امن کے حصول کا ذریعہ ثابت کرتی ہیں۔

جہاد:-

نبی پاک ﷺ کی جنگیں دفاعی تھیں اور ان کا مقصد دہشتگردی کا خاتمہ اور امن کا حصول تھا۔ جہاد محض اللہ کی رضا کی خاطر اور امن کے لیے جنگ کا نام ہے جس میں ذاتی مفاد کی گنجائش نہیں۔

معاشی معاملات بطور ذریعہ امن:-

حضرت محمد ﷺ نے شعبہ معاش میں بھی ایسے اصول رائج کیے، جس سے معاشرے میں برابری پیدا ہو اور امن کا قیام ممکن ہو سکے۔

زکوٰۃ کا نظام

زکوٰۃ کے ذریعے دولت کی گردش ہوتی رہتی ہے

اور دولت صرف امیروں کے پاس جمع نہیں ہو کے رہ جاتی بلکہ غریب بھی اپنا حق حاصل کر لیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

ترجمہ:

ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے صاحب ثروت لوگوں ہی کے درمیان چکر کھاتی رہے۔ (سورہ الحشر: 6)

اس کے علاوہ آپ نے تجارت کے معاملات میں خود عملی نمونہ پیش کیا۔ آپ کے اپنے ایماندار اصول تجارت کے باعث اور سچائی کے باعث صادق اور امین کہلائے۔

آپ نے معاشرے میں رشوت بازی، سود اور دیگر ایسے کاموں کی سخت مخالفت کی ہے کیونکہ یہ تمام اصول معاشرتی برائی کو ختم کر کے معاشرے کا امن و سکون غارت کرتے ہیں۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے

ترجمہ:

رشوت دینے اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

پر امن مذہبی معاملات:

آپ نے مذہبی معاملات میں بھی نہایت دانش مندانہ حکمت عملی اپنائی۔ آپ نے دین کی تبلیغ کے راستے میں آنے والے مصائب کو انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ برداشت کیے۔

سفرِ طائف کے موقع پر آپ نے اپنے جسمِ اقدس پر پتھر کھائے مگر حرفِ شکوہ زبان پر نہ لائے بلکہ ان کے لیے دعا فرمائی۔

آپؐ دیگر مذاہب کے لوگوں سے ساتھ بھی نہایت اچھے طریقے سے پیش آتے تھے اور ان لوگوں کے مذہب کی عزت اور ان کی عبادت گاہوں کو حالت جنگ میں بھی تباہ کرنے کی ممانعت فرمائی۔ کیونکہ قرآن پاک میں فرمان مبارک ہے۔

ترجمہ:

دین میں کوئی جبر نہیں (2:256)

خلاصہ:-

نبی پاکؐ چونکہ جس دین کا پیغام لے کر آئے وہ دین ہی امن و سلامتی کا دین تھا۔ غرض آپؐ نے ہر شعبہ زندگی میں حالت فساد پر حالت امن کو ترجیح دی۔ انفرادی زندگی سے اجتماعی زندگی تک کے لیے ایک پرامن نمونہ پیش فرما دیا۔ مذہبی ترجیحات کو مدنظر رکھے بغیر تمام انسانیت کے لیے یکساں امن و سلامتی کو فروغ دیا۔ آپؐ کی زندگی صرف مسلمان طبقے کے لیے ہی نہیں بلکہ تمام نوعِ انسانیت کے لیے فروغ امن کا سرچشمہ ہے جس پر عمل کر کے ایک پرامن معاشرے یا پرامن ریاست کی تشکیل با آسانی ممکن ہے۔